سوال

الصلاۃ خیر من النوم پہلی اذان میں کہا جائیگا یا کہ دوسری اذان میں؟

جواب

الحمد للہ

"الصلاۃ خیر من النوم" کے الفاظ کئی ایک صحیح احادیث میں آئے ہیں اور بعض احادیث میں مجمل طور پر بیان ہوا ہے کہ یہ پہلی اذان میں ہیں، اور پہلی اذان سے کیا مراد ہے اس کا بیان نہیں ہوا، کہ آیا پہلی اذان وہ ہے جو فجر سے قبل ہوتی ہے، یا کہ وہ بذاتہ فجر کی اذان ہے، ذیل میں ہم ان میں سے چند احادیث پیش کرتے ہیں:

1-ابو محذورہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مؤذن تھا اور اذان دیا کرتا تو فجر کی پہلی اذان میں "حی علی الفلاح" کے بعد "الصلاۃ خیر من النوم الصلاۃ خیر من النوم، اللہ اکبر، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ" کے الفاظ کہا کرتا تھا"

سنن ابوداود حدیث نمبر (500) سنن نسائی حدیث نمبر (647) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابوداود میں اس حدیث کو صحیح کہا ہے

2-ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

"پہلی اذان میں "حی علی الفلاح" کے بعد "الصلاۃ خیر من النوم، الصلاۃ خیر من النوم" کے الفاظ تھے"

شیخ البانی رحمہ اللہ کہتے ہیں: اسے طحاوی (82/1) نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے، جیسا کہ حافظ رحمہ اللہ "التلخیص" (169/3) میں ذکر کیا ہے

دیکھیں: الثمر المستطاب صفحہ نمبر (131).

ان احادیث پر اعتماد کرتے ہوئے بعض کا کہنا ہے کہ:

"الصلاۃ خیر من النوم" کے الفاظ پہلی اذان میں ہونگے جو رات کے آخری حصہ میں ہوتی ہے، لیکن صحیح یہ ہے کہ یہ نماز فجر کا وقت شروع ہونے کے بعد والی اذان میں ہونگے، اس کی کئی ایک وجوہات ہیں:

ا-اول کے الفاظ اقامت کے اعتبار سے ہیں، اس طرح اقامت دوسری اذان ہوگی، اور صحیح حدیث میں اقامت کو بھی اذان کہا گیا ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"ہر دو اذانوں کے مابین نماز ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (598) صحیح مسلم حدیث نمبر (838).

اور صحیح مسلم میں نماز فجر کا وقت شروع ہونے کے بعد والی اذان کو پہلی اذان کہا گیا ہے:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز بیان کرتی ہوئی کہتی ہیں :

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کا پہلا حصہ سوتے اور آخری حصہ شب بیداری کیا کرتے تھے، پھر اگر انہیں اپنے گھر والوں کے ساتھ کوئی حاجت ہوتی تو وہ پوری کرتے اور سو جاتے، اور جب پہلی اذان ہوتی عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ : نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھتے اور اپنے اوپر پانی بہاتے، اور اگر جنبی نہ ہوتے تو اس طرح وضوء کرتے جس طرح آدمی نماز کا وضوء کرتا ہے، پھر دو رکعت ادا فرماتے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (739).

امام نووی رحمہ اللہ تعالی مسلم کی شرح میں کہتے ہیں کہ : ان دو رکعتوں سے فجر کی سنت مؤکدہ مراد ہیں

ب بعض احادیث میں یہ صراحت موجود ہے کہ "الصلاۃ خیر من النوم" کے الفاظ صبح "فجر" اور غداۃ کی اذان میں کہیں جائینگے، اور یہ الفاظ اس پر دلالت کرتے ہیں کہ "الصلاۃ خیر من النوم" کے الفاظ نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد کہیں جائینگے، اور رات کے آخری حصہ میں کہی جانے والی اذان تو نماز کا وقت شروع ہونے سے قبل ہوتی ہے

ذیل میں ہم اس پر دلالت کرنے والی چند احادیث پیش کرتے ہیں :

1- ابو محذورہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اذان سکھائیں

وہ بیان کرتے ہیں : چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر کے اگلے حصہ پر ہاتھ پھیرا اور فرمانے لگے :

" تم یہ کلمات کہو :

اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر......

اور اگر صبح کی نماز ہو تو تم یہ کہنا : الصلاۃ خیر من النوم، الصلاۃ خیر من النوم "

اور ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں : صبح کی پہلی (اذان) میں یہ کہنا :

" الصلاۃ خیر من النوم الصلاۃ خیر من النوم "

سنن ابو داود حدیث نمبر (501) سنن نسائی حدیث نمبر (633) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابو داود میں اس حدیث کو صحیح کہا ہے

اور ابو داود کی ایک روایت کچھ اس طرح ہے :

ابو محذورہ رضی اللہ تعالی عنہ فجر کی اذان میں الصلاۃ خیر من النوم کے الفاظ کہا کرتے تھے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (504) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے

2- انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ : سنت یہ ہے کہ مؤذن فجر کی اذن میں حی علی الفلاح کے بعد الصلاۃ خیر من النوم، الصلاۃ خیر من النوم کے الفاظ کہے "

علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اسے دار قطنی نے (90) اور ابن خزیمہ نے صحیح ابن خزیمہ میں اور بیھقی نے سنن بیھقی (423/1) میں روایت کیا اور اس کی سند کو صحیح کہا ہے

دار قطنی اور امام طحاوی (82/1) نے بھی ھشیم عن ابن عون کے طریق سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے :

" تثویب صبح کی اذان میں تھی وہ اس طرح کہ جب مؤذن حی علی الفلاح کہہ لے تو (دو بار) الصلاۃ خیر من النوم کہتا "

یہ الفاظ ابن السکن نے روایت کیے اور اسے صحیح کہا ہے

جیسا کہ "التلخیص (148/3) میں ہے

دیکھیں : الثمر المستطاب صفحہ نمبر (132).

ان احادیث میں یہ بیان ہوا ہے کہ تثویب یعنی الصلاۃ خیر من النوم صبح کی نماز والی اذان میں کہا جائیگا

اور نماز کے لیے جو اذان ہوتی ہے وہ نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد ہے کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں کوئی ایک شخص اذان کہے "

متفق علیہ

لیکن جو اذان رات کے آخری حصہ میں ہوتی ہے وہ صبح کی نماز کے لیے اذان نہیں ، بلکہ وہ تو اس لیے ہے کہ :

(تاکہ قیام کرنے والا پلٹ جائے ، اور سویا ہوا بیدار ہو جائے)

جیسا کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں یا حدیث ثابت ہے ، تو اس سے یہ واضح ہوا کہ الصلاۃ خیر من النوم نماز کا وقت شروع ہونے کے بعد کہی جانے والی اذان میں کہنا بدعت نہیں بلکہ سنت ہے

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

فجر کی پہلی اذان میں سنت نبویہ کے مطابق الصلاۃ خیر من النوم کہنے میں کیا مانع ہے ، جیسا کہ سنن نسائی اور ابن خزیمہ اور بیھقی کی حدیث ہے ؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا :

"جی ہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کرتے ہوئے فجر کی پہلی اذان میں الصلاۃ خیر من النوم کہنا چاہیے ، اور حدیث سے واضح ہے کہ یہ وہ اذان ہے جو فجر صادق کے طلوع ہونے کے وقت ہوتی ہے ، اور اسے پہلی اذان اقامت کے اعتبار سے کہا گیا ہے ، کیونکہ شرعا یہ بھی اذان ہے ، جیسا کہ اس حدیث میں ہے :

"ہر دو اذانوں کے مابین نماز ہے "

اس اذان سے وہ اذان مراد نہیں جو فجر صادق طلوع ہونے سے قبل رات میں کہی جاتی ہے ، وہ اس لیے رات میں مشروع ہے تاکہ سویا ہوا شخص بیدار ہو جائے ، اور قیام کرنے والا واپس پلٹ جائے ، نہ کہ یہ اذان فجر کی نماز کا اعلان ہے

جو بھی تثویب یعنی الصلاۃ خیر من النوم والی احادیث پر غور و فکر اور تدبر کرے گا، اسے صرف یہی سمجھ آئیگی کہ یہ اس اذان میں کہنا ہے جو نماز فجر کے لیے ہے، نہ کہ اس اذان میں جو فجر سے قبل رات کے وقت ہوتی ہے" انتہی

الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز، الشیخ عبد الرزاق عفیفی، الشیخ عبد اللہ بن غدیان، الشیخ عبد اللہ بن قعود

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (63/6).

نماز کا وقت شروع ہونے سے قبل والی اذان میں الصلاۃ خیر من النوم کہنے کے قائلین پر رد کی تفصیل آپ شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کی کتاب: الشرح الممتع (61/2-64) میں دیکھ سکتے ہیں

اور آپ کے مدرس کا یہ کہنا کہ: اس سے نماز فجر اور آدمی کی نیند سے مقارنہ ہوتا ہے!

اس کی یہ کلام صحیح نہیں، کیونکہ ان الفاظ میں تو یہ خبر دی گئی ہے کہ نماز نیند سے بہتر ہے، اور اس میں سوئے ہوئے شخص کے لیے نیند چھوڑ کر اس سے اچھے اور بہتر کام کی طرف جانے پر ابھارا گیا ہے

والله اعلم.